پروگرام جائزہ

5b

انسان کو وقتاً فوقتاً اپنے ارد گرد نظر ڈال کر اپنے صحیح مقام کا تعین کر لینا چاہیے کہ میں اِس وقت کہاں کھڑا ہوں ۔ کیونکہ اِس طرح وہ دُنیا میں اپنی سماجی اور رُوحانی زندگی کو متوازن اور صحت مند بنا سکتا ہے اور اپنے خالقِ حقیقی سے صحیح رشتہ بھی قائم کر سکتا ہے ۔ لیکن انسان اکثر اپنی وقعت اور حیثیت کا درست اندازہ نہیں لگاتا بلکہ اِراداتاً اپنے آپکو حقیقت سے زیادہ اہمیت دیکر اُس برائی کا ارتکاب کرتا ہے جسے گھمنڈ، تکبر یا غرور کہتے ہیں ۔ اور یہی وہ گناہ ہے جو اُسے عروج سے زوال کی طرف دھکیلتا ہے ۔ لیکن انسان اِس بات کو نہیں سوچتا بلکہ اپنی جھوٹی شان و شوکت اور عیش و عشرت کے نشے میں چور، خود پرستی کا شکار ہو کر خدا سے دور ہو جاتا ہے ۔ وہ دُنیاوی شہوت پرستی میں اِس حد تک دیوانہ ہو جاتا ہے کہ الٰہی مقصد اُس کے سامنے یادِ رفتہ کا بھولا ہوا وعدہ دکھائی دیتا ہے ۔ ایسے ہی لوگوں میں سے داؤد بادشاہ کا بیٹا سلیمان تھا ۔ جو ابتدا میں خدا کے قریب تھا لیکن رفتہ رفتہ ۔ دولت، عزت، شہرت اور بافراط سونے چاندی کے گھمنڈ میں بہہ کر زوال کے سمندر میں ڈوبتا چلا گیا ۔ تختِ حکومت سنبھالنے کے بعد اُن اولین باتوں میں سے ایک جو نوجوان بادشاہ سلیمان نے سنبھالیں ہیکل کی تعمیر تھی ۔ جس کیلئے داؤد نے پہلے منصوبہ بنا کر وسیع تیاریاں کی تھیں ۔ صور کے بادشاہ حیرام سے اتحاد کرنے سے سلیمان کو ہنرمند کاریگر اور کوہ لبنان سے دیودار کی لکڑی ملی ۔ ہیکل کی تعمیر میں 7 سال لگ گئے ۔ بائبل مقدس میں پہلا سلاطین 6 باب اُسکی 37 سے 38 آیت تک لکھا ہے "چوتھے سال زیو کے مہینے میں خداوند کے گھر کی بنیاد ڈالی گئی اور گیارھویں سال بول کے مہینے میں جو آٹھواں مہینہ ہے وہ گھر اپنے سب حصوں سمیت اپنے نقشے کے مطابق بن کر تیار ہوا ۔ یوں اُس کے بنانے میں اُسے سات سال لگے "5 ۔

مرکزی عمارت صرف 30 فٹ چوڑی اور 90 فٹ لمبی تھی یعنی خیمۂ اجتماع سے دگنی تھی ۔ بُت پرستوں کے عظیم معبدوں اور بعد کی مسیحی عالی شان عبادت گاہوں کے مقابلے میں یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی لیکن قیمتی زیبائش کے لحاظ سے اِس کا کوئی ثانی نہ تھا ۔ اندر سے اُسکو سونے سے مڑھا گیا تھا جسکی لاگت کا اندازہ 600 کروڑ ڈالر کیا جاتا ہے ۔ اُسکی اعلیٰ ترین امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اُس میں ان دیکھے خدا کی کوئی شبیہ نہیں تھی ۔ ایک ایسے دور میں جب شہوت سے بھری ہوئی بُت پرستی

ہر جگہ عروج پر تھی - یہ ہیکل عظیم روحانیت کی ایک مثال تھی - " دیکھ آسمان بلکہ
آسمانوں کے آسمان میں بھی تو سما نہیں سکتا تو یہ گھر تو کچھ بھی نہیں جیسے میں نے بنایا" (پہلا سلاطین
8 باب 27 آیت)

" تو آسمان پر سے جو تیری سکونت گاہ ہے سن" (پہلا سلاطین 8 باب 39 آیت)

یہ وہ اعلیٰ تصورات تھے جو سلیمان نے اپنی اس عظیم ہیکل کو مخصوص کرنے کی دعا میں ظاہر کیئے - ہیکل کی تعمیر سے داؤد کے قومی دارالحکومت کا تخیل وجود میں آیا - کہ اس قوم کا مقصدِ زندگی فوجی نہیں بلکہ روحانی حکومت کرنا تھا - اور اسکی شان مادی نہیں بلکہ اخلاقی تھی - مادی طاقت کی جائیز حد وہ نقطہ تھا جہاں جائیداد آگے کو روحانی مقصد اور قومی تخیل وجود میں لانے کی مدد نہیں کر سکتی - یہ پہلی ہیکل 400 سال سے زیادہ عرصے تک قائم رہی جب تک بنوکدنضر نے اسے برباد نہ کر دیا -

سلیمان کا عہدِ حکومت عبرانی فنِ تعمیر کے اعتبار سے اگسٹس کا دور تھا " بادشاہ نے یروشلیم میں افراط کی وجہ سے چاندی کو تو ایسا کر دیا جیسے پتھر اور دیوداروں کو ایسا جیسے نشیب کے ملک کے گولر کے درخت ہوتے ہیں" - (پہلا سلاطین 10 باب 27 آیت)

سلیمان نے اپنے لئے ایک عالی شان محل تعمیر کروایا اور ایک محل فرعون کی بیٹی کیلئے بنوایا جو اسکی صحیح ملکہ مانی جاتی تھی - اس نے اپنی سلطنت کے مختلف علاقوں میں معبد، قلعے اور شہر تعمیر کروائے جن میں سب سے مشہور تدمور تھا جو رومی عہدِ حکومت میں پلمیرہ پکارا گیا - سلیمان کے عہد میں فنِ تعمیر کے علاوہ تجارتی میدان میں بھی بہت ترقی حاصل ہوئی - عبرانی شروع میں چرواہے تھے جو ریوڑوں اور گلوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے - مصر میں رہائش کے دوران اور فتوحات کے بعد وہ زراعت پیشہ بن گئے اور مویشی پالنے کے علاوہ پھل اور اناج بھی اگانے لگے - اب اس منزل پر وہ پہلی مرتبہ تاجر بنے - صور سے اتحاد کی وجہ سے وہ بحیرہ روم پر سپین کے ترسیس تک تجارت کرتے رہے - جبکہ بحیرہ قلزم کی بندرگاہ سے وہ ہندوستان کے ساتھ وسیع تجارت بھی کیا کرتے تھے - وہ اپنے مغربی پڑوسیوں یعنی فنیقیوں، مصریوں اور عربوں کے ساتھ بھی مال کا تبادلہ کیا کرتے تھے -

ناظرین! اس کے باوجود کہ سلیمان نے اپنی حکمت سے اپنی قوم کیلئے تعمیری - مذہبی ادبی اور تجارتی کارنامے سرانجام دیئے مگر پھر بھی وہ زوال میں گرنے سے محفوظ نہ رہا -

بہت کم سوانح حیات سلیمان کی طرح اتنی مایوس کن ہیں۔ وہ عام بادشاہوں کے گروہ کی طرح اتنی پستیوں میں نہ ڈوبا لیکن اُس کے آخری ایام کا نتیجہ اُسکی جوانی کے پُر امید دنوں کے مقابلے میں اتنا کم ثابت ہوا کہ دیکھ کر دل کو رنج پہنچتا ہے۔ مثلاً موسیٰ نے بادشاہوں کیلئے شریعت جاری کی لیکن سلیمان نے بادشاہوں کی اُس شریعت کی تین طریقوں سے خلاف ورزی کی۔ پہلا یہ کہ اُس نے گھوڑوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا جو جنگ پرستی کا نشان اور علامت تھے۔ دوسرا یہ کہ اپنی بیویوں کی تعداد یہاں تک بڑھا دی کہ اُس کے حرم میں ایک ہزار بیویاں ہوگئیں۔ اور تیسرا یہ کہ اُس نے سونے چاندی کا بافراط ذخیرہ جمع کر لیا جو صرف رعایا کو غریبی میں پھنسا کر ہی جمع کیا جا سکتا تھا۔

ان خلاف ورزیوں کے علاوہ سلیمان نے الٰہی حکومت کی شریعت کی بھی شدید خلاف ورزی کی یعنی "میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا" یہ سب سے پہلا حکم تھا۔ بنی اسرائیل عہد کے پابند تھے کہ اس حکم کو نہایت پاکیزگی سے مانیں۔ عالمگیر ارباب پرستی کو مٹانا اور اُسکی جگہ روحانی پرستش قائم کرنا ہی بنی اسرائیل کا مقصد زندگی تھا۔ اِس کے علاوہ اُن کے قومی وجود کی کوئی اور معقول وجہ نہ تھی۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے۔ "جب سلیمان بڈھا ہوگیا تو اُسکی بیویوں نے اُس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اُسکا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا ..." (پہلا سلاطین ۱۱ باب ۴ آیت)

بادشاہوں کی شریعت اور اپنی حکومت کی یہ خلاف ورزیاں سلیمان کے گھرانے پر الٰہی سزائیں کر نازل ہوئیں۔ الٰہی بادشاہت میں پھوٹ پڑنے کی آفت اُس پر ظاہر ہوئی۔ اُس کے آخری ایام میں دارالحکومت کے آس پاس شہری بد نظمی ظاہر ہوئی اور باجگذار اقوام میں بے چینی پیدا ہوئی لیکن کوئی خطرناک شورش نہ ہوئی۔ سلیمان نے اپنا طویل عہد حکومت نسبتاً امن سے گزارا۔ لیکن اپنی زندگی سے ہمارے لئے وہ ایسا سبق چھوڑ گیا جو ناقابلِ فراموش ہے۔

ذرا غور کیجئے۔ یہ زندگی کہے گیا۔ پانی کا ایک بلبلہ۔ انسان کس چیز پر گھمنڈ کرتا ہے۔ اپنی جھوٹی شان و شوکت پر۔ سونے چاندی پر یا اپنی وسیع سلطنت پر۔

افسوس! کہ ہم نہ سوچا کہ اس دنیا میں جینا مثال خواب ہے۔ ہاں..

دو دنوں کے واسطے دل اُبل گیا۔ لیکن وہ کلی کِھلی نہ دیکھا جو کلی نکل گیا۔

گیت # جینا مثال خواب ہے۔ S.NO 262. DUR 0.21 ، 4.12

الٰہی آپ نے اِس پروگرام میں سُلیمان کے بارے میں سُنا کہ کِس طرح وہ
ہر قدم پر الٰہی حکمت سے کام لیتا رہا اور کِس طرح خدا اُسے برکت سے نوازتا
رہا۔ لیکن جب اُس نے الٰہی حکمت کو چھوڑ کر اپنی حکمت سے کام لیا تو وہ برگشتگی
کا شکار ہو کر زوال میں گِر پڑا۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں نبیوں کے زمانے کے
آغاز اور اِس زمانے کے ادب کا تذکرہ کریں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ
خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ
شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔
بہنو اور بھائیو اپنی معلومات میں اضافہ کر سکیں
اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس
پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ
نمبر 56 طلب کریں۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس
پروگرام کے آخر میں کریں گے۔
یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ
ہفتے میں مل جائیگا۔

اب اجازت دیجئے۔

خدا حافظ